



سوال

(354) سپیکر پر اذان کے بعد مؤذن کا یہ کہنا کہ نماز پڑھو اللہ تمہیں ہدایت دے!

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض مؤذن اذان فجر سے فارغ ہونے اور مسنون دعاء پڑھنے کے بعد یہ کہتے ہیں "نماز پڑھو" اللہ تمہیں ہدایت دے۔ "تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَمْ كَلَّمْتُكُمْ دِينَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْتَمِدُونَ عَلَیْكُمْ فَعَمَتُوا وَرَضُوا لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا... ۲ ... سورة المائدة

"آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

«علیکم بسنتی ورسۃ الخلفاء راشدین المدین من بعدی تسکوہا وعضوا علیہا بانواہدوا یا کم وجمعات الامور فان کل محدث بدعہ وکل بدعہ ضلالۃ» (مسند احمد)

"میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اور اسے مضبوطی سے تھام لو اور اپنے آپ کو (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچاؤ کیونکہ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ:

«من احدث فی امرنا ہا لیس منہ فحور»

(صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا صطلخوا علی صلح جور فالصلح مردود: 2697) صحیح مسلم کتاب الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطلہ۔۔۔ ح: 1718)

"جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے"



بعض سلف صالحین سے مستقول ہے کہ اتباع کرو اور بدعت لہجاند نہ کرو کیونکہ تمہارے لئے کتاب و سنت کافی ہے۔ لہذا مسلمان کو چاہیے کہ امور عبادت میں صرف اسی پر اکتفاء کرے جس کی مشروعیت ثابت ہو اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہ کرے کیونکہ یہ زائد چیز: اگر مستحسن ہوتی تو اس کا شریعت میں ضرور حکم دیا جاتا۔ اگر یہ بات بہتر ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں ضرور بتاتے اور اس پر خود بھی عمل کرتے اور حضرات صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی اس پر عمل پیرا ہوتے اس تفصیل سے مذکورہ سوال کا جواب خود بخود واضح ہو گیا کہ اذان کے بارے میں صرف اسی پر اکتفا کرنا چاہیے جو اذان کے بارے میں شرعی طور پر ثابت ہے۔ اور اس پر جو بھی اضافہ ہوگا اور بدعت قبیل سے ہوگا۔ واللہ اعلم (فتویٰ کمیٹی)

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 334

محدث فتویٰ